سوال

(38) ثعلبہ بن حاطب کے واقعہ کی تخریج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ثعلبہ بن حاطب کے واقعہ کی تخریج

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث مسئوٗ عنہ کی تخریج حافظ ابن کثیر (حافظ ابن کثیر نے اس حدیث کی تخریج آیت کریمہ : و منھم عاھد اللہ لئن آتنا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصالحین - (التوبة75) کے تحت کیا ہے۔) نے کردی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں : ''وقد ورد فیہ حدیث، رواہ ابن جریر ہاھنا وابن ابی حاتم (فی تفسیرھما) من حدیث معان بن رفاعة عن علی بن یزید عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابی امامة،، الخ اور سند کا اتنا حصہ ذکر کے حدیث پر کلام بھی کردیا ہے۔

اس حدیث کو ابن جریر اور ابن ابی حاتم کے علاوہ مندرجہ ذیل مفسرین ومحدثین نے بھی روایت کیا ہے :

ابن المنذر، ابو الشیخ العسکري فی الامثال، الطبرانی فی الکبیر، ابن مندة، البارودي، ابونعیم الاصبھانی، ابن مردویہ، البیھقی، ابن عساکر (الواحدي فی اسباب النزول ص : 145)

یہ حدیث مختصر احضرت ابن عباس سے بھی مروی ہے : ''رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیھقی فی الدلائل،، (تفسیر القدیر للشوکانی 3/385/386).د

ابوامامہ الباہلی کی یہ مسئول عنہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔ اس کا دارومدار معان بن رفاعہ السلمی عن علی بن یزید الالہانی الخ پر ہے۔

اورمعان بن رفاعہ لین الحدیث اور علی بن یزید الالہانی ضعیف ومتروک ہیں۔ حافظ الہیثمی مجمع الزوائد 7 32 میں اس حدیث کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں : ''رواہ الطبرانی، وفیہ علی ابن یزید الالھانی وھو متروک،،۔

لیکن اس روایت کے معاملہ میں تشدد کرنا میرے خیال میں زیادتی ہوگی۔

علی بن یزید کو اگرچہ جمہور ائمہ جرح وتعدیل نے ضعیف یا منکر الحدیث یا متروک کہا ہے۔ لیکن حافظ ذہبی نے ان کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے : ''وھو فی نفسہ صالح،، (میزان الاعتدال (5566)3 161)، بعض لوگوں نے ان کو عمل حدیث (وضع حدیث) کے ساتھ اشارۃً متہم کیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں اس روایت کے بارے میں ان کے

متعلق یہ شبہ کرنا غلو اورافراط اور بے جا تشدد ہوگا ۔ اس کا تعلق کسی حکم شرعی کے اثبات اور حلال وحرام سے نہیں ہے ۔ اس میں صرف سبب نزول کا بیان ہے ۔ جس سے تخص مبہم کی تعیین اورآیت منزل فیہ کا بیان ہوجاتا ہے اوربس ۔ یہ روایت کسی قرانی آیت یا صحیح حدیث یا اصل شرعی یا مجمع علیہ قاعدہ یا بداہتہ عقل کے خلاف نہیں ہے ۔ ونیز اس پر آیت کے مفہوم کا سمجھنا موقوف نہیں ہے ۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو ''ومنھم من عاہداللہ ،، الخ کے رجل مبہم کی تعیین میں ذکر نہ کیا جائے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو حافظ ابن کثیر اورشوکانی نے بغیر سخت ریمارک کے ذکرکیا ہے ۔ اوراگر غورکیا جائے توان دونوں نے سند کا مذکورہ ٹکڑا ذکر کرکر کے حدیث کی طرف اشارہ کردیا ہے ۔ ان کے نزدیک علی ابن یزید الالہانی کا معاملہ ایسا کھلا ہوا کہ حدیث کے ضعیف کےلیے محض ان کا نام ذکرکردینا کافی تھا ۔

عبیداللہ رحمانی 29 4 1964ء (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمدامین اثری ص : 70 71)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 117

محدث فتویٰ